قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال : کیا مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے؟ سائل : حاجی عبدالرزاق سرگودھا

جواب : امام اور مقتدی دونوں پر نماز سری ہو یا جہری سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿فاقرأ وا ماتیسر من القرآن﴾ ترجمہ : "پس پڑھو جو آسان ہو قرآن میں سے" (سورۃ المزمل : ۲۰) اس آیت کے بارے میں قاسم بن قطلوبغا حنفی (متوفی : ۸۷۹ھ) اور ملا جیون حنفی (متوفی : ۱۱۳۰ھ) لکھتے ہیں : " یوجب بعمومه القرأة علی المقتدی"۔ یعنی : "یہ آیت کریمہ اپنے عموم کے ساتھ مقتدی پر قرأت واجب کرتی ہے"۔ (خلاصۃ الأفکار شرح مختصر المنار از قاسم بن قطوبغا تحقیق حافظ ثناء اللہ الزاهدی : ۱۹۷۔ نورالانوار : ۱۹۳ / ۱۹۴)

۱۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب) ترجمہ : "اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے"۔ (صحیح البخاری مع الفتح : ۲ / ۲۳۷)(صحیح مسلم مع النووی : ۴ / ۱۰۰)

یہ متفق علیہ روایت اپنے عموم کے ساتھ امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے، کیونکہ راوی حدیث عبادہ بن صامتؓ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل و فاعل تھے" (کتاب القرأۃ للبیہقی : ۶۹ حدیث ۱۳۳)

غیر اہلحدیث مولانا سرفراز صفدر حیاتی دیوبندی لکھتے ہیں : "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہؓ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا"۔

(احسن الکلام : ۲ / ۱۴۲ طبع دوئم)

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں : "الصحابی الراوی اعلم بالمقصود" یعنی : "حدیث کو روایت کرنے والے صحابیؓ اپنی روایت کے مقصود کو سب سے بڑھ کر سمجھنے والے ہوتے ہیں"۔ (عمدۃ القاری : ۴ / ۱۶) یہی بات مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنی کتاب "امام الکلام" : ۲۵۵ اور مولانا سرفراز صفدر صاحب نے "احسن الکلام

۲۶۸/۱" میں بیان کی ہے۔

گویا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ اس حدیث کو عموم پر محمول کرتے ہوئے مقتدی کو بھی شامل سمجھتے ہیں۔

۲۔ عن عبادة بن الصامتؓ قال:(صلى بنا رسول الله ﷺ بعض الصلوات التي يجهر فيها بالقراء ة فقال: لا يقرأن احد منكم إذا جهرت بالقرأة الابام القرآن)ترجمہ :"حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس میں قرأت جہری (اونچی آواز سے) کی جاتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی جب میں اونچی آواز سے قرأت کر رہا ہوں تو سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے"۔(نسائی: ۲/ ۱۴۱)

امام بیہقیؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں :"وهذا اسناد صحيح ورواته ثقات" یعنی "اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں"(کتاب القرأۃ: ۶۴)امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں :"هذا إسناد حسن و رجاله ثقات كلهم" یعنی "یہ سند حسن ہے اس کے سارے راوی ثقہ ہیں" (سنن دارقطنی :۱/ ۳۲۰)

علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں :"جان لو! میرے نزدیک صحیح حدیث کی چار اقسام ہیں جن میں سے تیسری قسم یہ ہے "ان يخرجه من التزام الصحة فى كتابه مثل صحيح ابن خزيمه وصحيح ابن السكن و صحيح ابن حبان و نسائى وان لم يحكم عليه بخصوصه بالصحة" یعنی :"صحیح حدیث وہ ہے جسے اس امام نے روایت کیا ہو جس نے اپنی کتاب میں صحت کا التزام کیا ہو مثلاً وہ صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن السکن، صحیح ابن حبان اور نسائی ہے، اگرچہ اس امام نے اس حدیث پر خاص صحیح کا حکم نہ بھی لگایا ہو"۔(العرف الشذی :۱/ ۴)

دیوبندی اصول کے مطابق یہ حدیث امام نسائی کے نزدیک "صحیح" ہے۔

(اعلاء السنن از ظفر احمد تھانوی دیوبندی :۱/ ۱۰۵)

۳۔ عن عبادة بن الصامتؓ قال: قال رسول الله ﷺ :(لا صلاة لمن لم يقرأبفاتحة الكتاب خلف الإمام) ترجمہ :"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی کوئی نماز نہیں ہے"(کتاب القرأت بیہقی: ۷۰)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند "صحیح" ہے۔

۴۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :(لا صلاة لمن

لم يقرأ بفاتحة الكتاب إمام و غير إمام) ترجمہ :"اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے امام ہو یا غیر امام"۔ (کتاب القرأۃ بیہقی : ۶۲)

۵۔ یزید بن شریک کہتے ہیں کہ انہوں نے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین عمر بن خطابؓ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں سوال کیا، توآپؓ نے فرمایا :"اقرأ بفاتحة الكتاب ،قلت وان كنت انت قال وان كنت انا قلت:وان جهرت؟ قال : وان جهرت" ترجمہ : "تم سورۃ فاتحہ پڑھو، میں نے کہا : اگرآپؓ امام ہوں تو...... حضرت عمرؓ نے فرمایا : اگر میں امام ہوں توآپ پھر بھی پڑھیں، یزید کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر آپؓ اونچی آواز سے قرأت کررہے ہوں تو فرمایا : اگر میں اونچی آواز سے قرأت کررہا ہوں تو تم پھر بھی سورۃ فاتحہ پڑھو"۔ (مستدرک الحاکم : ۱/ ۲۳۹۔السنن الکبریٰ للبیہقی : ۲/ ۱۶۷۔ جزء القرأۃ للبخاری : ۱۶۔ کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی : ۹۱۔التاریخ الکبیر للبخاری : ۸/ ۳۴۰۔ مصنف عبدالرزاق : ۲/ ۱۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ : ۱/ ۳۷۳۔ سنن دارقطنی : ۱/ ۳۱۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی : ۱/ ۲۱۸/ ۲۱۹)

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں : "هذا اسناد صحيح "اور کہا"رواته كلهم ثقات"امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، امام ذہبیؒ نے بھی صحیح کہا ہے۔

الحاصل : امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا تواتر سے ثابت ہے نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

سوال : مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا کیا حکم ہے؟ خادم حسین پردیسی جدہ

جواب : مرد کے لیے ٹخنوں سے نیچے تہبند، شلوار، پاجامہ، اور قمیص وغیرہ لٹکانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا یہ تکبر، اسراف، متکبرین اور عورتوں سے مشابہت وغیرہ کا موجب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿ولا تمش فى الارض مرحا،إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا﴾ ترجمہ :"اور زمین میں اکڑ کر مت چل کہ نہ توں زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے"۔ (سورۃ الإسراء : ۳۷)

نیز ارشاد فرمایا : ﴿ان الله لا يحب كل مختال فخور﴾ ترجمہ :"بے شک اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں فرماتے"۔ (سورۃ لقمان : ۱۸)

ٹخنوں سے نیچے شلوار وغیرہ لٹکانے والے کے بارے میں شدید وعید آئی ہے۔

۱۔ جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت آتی ہے :(ان رسول الله ﷺ قال:بينا رجل يجر إزاره إذخسف به ، فهو يتجلجل فى الأرض إلى يوم القيامة) یعنی :"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تم سے